# التَّنبُّه فی حقیقة التَّشبُّه

اس رسالہ میں حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب ''سیرة المصطفی ﷺ'' میں شامل رسالہ'' التّنبُّهُ علی ما فی التّشبُّه '' سے انتخاب اور مزید باتوں کا اضافہ کرکے درجِ ذیل موضوع پر کچھ باتیں جمع کی گئی ہیں: تشبہ بالکفار کے مسئلہ کی خاص اہمیت اور اس پر دو جامع کتابیں، تشبہ کی حقیقت، اختلاف اقوام وامم، تشبہ کی تعریف، تشبہ کے حکم کا منشأ معاذ اللہ تعصب اور تنگ نظری نہیں، تشبہ بالکفار کا حکم، تشبہ کی ممانعت کی وجہ، تشبہ کے مفاسد ونتائج، کیا کوئی مشابہت سے کافر ہو جائے گا؟، تشبہ کی مذمت پر آیات و احادیث، مشابہت پر ایک قابل رشک واقعہ، تشبہ اور مماثلت کے چار درجات، تشبہ کے متعلق احکام، وغیرہ امور پر مشتمل ایک قابل مطالعہ اور مفید رسالہ۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

## فہرست رسالہ ''التَّنبُّہ فی حقیقۃ التَّشبُّہ''


| | |
|---|---|
| پیش لفظ.................................. | ۴ |
| تشبہ بالکفار کے مسئلہ کی خاص اہمیت اوراس پر دو جامع کتابیں.............. | ۵ |
| تشبہ کی حقیقت.................................. | ۶ |
| اختلاف اقوام وامم.................................. | ۷ |
| تشبہ کی تعریف.................................. | ۸ |
| تشبہ کے حکم کا منشأ معاذ اللہ تعصب اور تنگ نظری نہیں.............. | ۹ |
| تشبہ بالکفار کا حکم.................................. | ۱۰ |
| تشبہ کی ممانعت کی وجہ.................................. | ۱۲ |
| تشبہ کے مفاسد ونتائج.................................. | ۱۳ |
| کیا مشابہت سے کوئی کافر ہو جائے گا؟.................................. | ۱۴ |
| تشبہ کی مذمت پر آیات واحادیث.................................. | ۱۴ |
| تشبہ اور مماثلت کے چار درجات.................................. | ۲۴ |
| دوسری قوموں کے مذہبی شعائر میں مماثلت اختیار کی جائے.............. | ۲۴ |
| غیر مسلم مذہبی تہواروں میں شرکت.................................. | ۲۵ |
| تہذیبی تشبہ.................................. | ۲۵ |
| انتظام وانصرام سے متعلق امور میں تشبہ.................................. | ۲۶ |
| مشابہت پر ایک قابل رشک واقعہ.................................. | ۲۶ |
| خاتمہ: تشبہ کے احکام، تلخیص از: ''فقہیہ موسوعہ''.................. | ۲۸ |
| تشبہ کی تعریف.................................. | ۲۸ |

| | |
|---|---|
| تشبہ کے متعلق احکام.................................................. | ۲۸ |
| لباس میں کافروں سے تشبہ اختیار کرنا.................................... | ۲۸ |
| کفار کے مخصوص لباس میں تشبہ اختیار کرنے پر کفر کے حکم کی شرائط............ | ۲۹ |
| کفار کے تہواروں میں مشابہت اختیار کرنا................................... | ۳۰ |
| عبادات میں کفار سے مشابہت اختیار کرنا................................... | ۳۲ |
| فساق سے مشابہت اختیار کرنا.............................................. | ۳۲ |
| مردوں کا عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا نیز اس کے برعکس ہونا.............. | ۳۲ |

# پیش لفظ

## بسم الله الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَاسَلَكْنَا فِیْ سِلْكِ الشَّرِيْعَةِ الْمُصْطَفِيَّةِ ، وَصَبَغْنَا فِیْ صِبْغَةِ الْفِطْرَةِ الْاِسْلَامِيَّةِ ، وَنَهَانَا عَنْ تَشَبُّهِ الْغَيْرِ الْمِلَّةِ الْحَنِيْفِيَّةِ ' وصلى الله على سيد الانبياء الذى سَنَّ لَنَا طَرِيْقَةً سَوِيَّة، امابعد۔

حضرۃ العلام مولانا عبدالحیٔ صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ کا بہترین رسالہ ''اداة التنبّه فی بیان التشبّه '' کی ترتیب اوراس پر مقدمہ وحواشی کا کام کررہا تھا تو تشبہ کے عنوان پر مقدمہ اندازہ سے زیادہ طویل ہوگیا، اس لئے مناسب سمجھا کہ اسے ادھورا چھوڑکراس رسالہ میں شامل اشاعت کردوں، پھراس پر کچھ مزید اضافہ کرکے اس کو علیحدہ رسالہ کی شکل میں مکمل کروں گا، اسی ارادہ کی یہ تکمیل ہے۔

اس رسالہ میں دوکتابوں کی تلخیص کی گئی ہے، البتہ ترتیب اورعنوانات میرے قائم کردہ ہیں۔ایک حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب ''سیرۃ المصطفی ﷺ'' میں شامل رسالہ '' التنبُّهُ على ما فى التّشبُّه '' کی تلخیص ہے۔اوردوسرے وزارت اوقاف واسلامی امورٗ کویت کی طرف سے شائع کردہ ''موسوعہ فقہیہ'' کا قابل قدر مجموعہ کی بارہویں جلد میں تشبہ کے بیان کی تلخیص ہے۔دونوں تلخیصوں میں الفاظ کی قدرے ترمیم کی گئی ہے، البتہ مضمون میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔رسالہ میں آیات واحادیث کا انتخاب اوراضافہ راقم کی طرف سے ہے۔

اللہ تعالی اس حقیر سعی کو اپنی بارگاہ عالی میں شرف قبولیت عطا فرمائے اورراقم ومطالعہ کرنے والے جملہ احباب اورمسلمانوں کواس پرعمل کی توفیق سے مالا مال فرمائے، آمین۔

## تشبہ بالکفار کے مسئلہ کی خاص اہمیت اور اس پر دو جامع کتابیں

شریعت اسلامیہ میں چونکہ تشبہ بالکفار کا مسئلہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے' جو بے شمار آیات اور احادیث سے ثابت ہے، اس لئے تفسیر' حدیث' فقہ اور علم العقائد کی کوئی کتاب تشبہ کے بیان سے خالی نہیں۔ حضرات فقہاء و متکلمین نے مسئلہ تشبہ کو ''باب الارتداد'' میں بیان کیا ہے کہ مسلمان کن چیزوں کے ارتکاب سے مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک تشبہ بالکفار بھی ہے اور اس کے درجات اور مراتب ہیں، اور ہر ایک کا حکم جداگانہ ہے۔

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی: ۷۲۸ھ) نے اسی مسئلہ تشبہ کی حقیقت واضح کرنے کے لئے ''اقتضاء الصراط المستقیم مخالفة اصحاب الجحیم'' کے نام سے ایک مبسوط کتاب تحریر فرمائی، جس میں مسئلہ تشبہ کے مختلف پہلوؤں پر کتاب وسنت اور عقل و نقل کی روشنی میں کلام فرمایا اور کتاب وسنت کے نصوص سے واضح کر دیا کہ دینی و دنیوی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں کہ جہاں شریعت غرا اور ملت بیضا نے کفر اور شرک کی نجاست اور ظلمت کی مشابہت سے حفاظت کا اپنے دوستوں کو کوئی حکم نہ دیا ہو اور یہ ثابت کر دیا کہ صراط مستقیم کا اقتضاء یہی ہے کہ مغضوب علیہم اور ضالین کی مشابہت سے احتراز کیا جائے۔

مگر اس دور پرفتن میں مسئلہ تشبہ پر کوئی ایسی جامع کتاب نہیں لکھی گئی کہ جس میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر منظّم اور مرتب اور مدلل و مسلسل کلام کیا گیا ہو اور ساتھ ہی ساتھ مشککین کے شبہات اور موسوسین کے وساوس اور اوہام کا ایسا ازالہ اور قلع قمع کر دیا گیا ہو جس کے بعد کسی کو لب کشائی کی گنجائش باقی نہ رہے۔ سو الحمد للہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ نے یہ فریضہ ادا کر دیا اور ''تشبہ فی الاسلام'' کے نام سے دو

حصوں میں ایک کتاب تحریر فرمائی۔ یہ مسئلہ تشبہ کی تحقیق وتدقیق میں بے نظیر اور بے مثال کتاب ہے اور بلا شبہ وہ اپنا شبیہ اور مثیل نہیں رکھتی۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

بعد الحمد والصلوۃ، اس احقر نے رسالۂ ہذا کو حرفا حرفا دیکھا، ایک ایک حرف کے ساتھ قلب میں سرور اور آنکھوں میں نور بڑھتا جاتا تھا، تشبہ کا مسئلہ ایسا مکمل ومفصل ومدلل لکھا ہوا میں نے نہیں دیکھا، جن لطائف تک ذہن کے جانے کا احتمال تک نہ تھا وہ منصۂ ظہور پر آ گئے، بعید سے بعید شبہات تک کا قلع قمع کر دیا گیا۔ اللہ تعالی رسالہ کو نافع اور مقبول فرما کر کلم طیب کے عموم میں داخل فرمائے جن کی شان میں ”﴿اِلَیۡهِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ﴾[1] وارد ہے اور صاحب رسالہ کو اس جماعت میں داخل فرمائے جن کی شان میں ﴿وَهُدُوۡۤا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الۡقَوۡلِ وَ هُدُوۡۤا اِلٰی صِرَاطِ الۡحَمِیۡدِ﴾[2] وارد ہے۔

تفصیل کا طالب حضرت رحمہ اللہ کی اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائے۔

اس رسالہ میں بہت اختصار کے ساتھ چند باتیں لکھی جاتی ہیں۔

## تشبہ کی حقیقت

حق جل شانہ نے زمین سے لے کر آسمان تک خواہ حیوانات ہوں یا نباتات یا جمادات سب کو ایک ہی مادہ سے پیدا کیا اور سب کو ایک ہی خوان وجود سے حصہ ملا، مگر باوجود اس کے ہر چیز کی صورت اور شکل علیحدہ بنائی تاکہ ان میں امتیاز قائم رہے اور ایک دوسرے سے پہچانا جائے، کیونکہ امتیاز کا ذریعہ صرف یہی ظاہری شکل وصورت اور ظاہری رنگ وروپ ہے، انسان اور حیوان میں' شیر اور گدھے میں' گھاس اور زعفران میں' باورچی خانہ اور پاخانہ میں' جیل خانہ اور شفا خانہ میں جو امتیاز ہے' وہ صرف اسی ظاہری شکل وہیئت کی بنا پر

ہے،اگرکسی نوع کا کوئی فرد اپنی خصوصیات اور امتیازات کو چھوڑ کر دوسری نوع کی امتیازات وخصوصیات اختیار کرے تو اس کو پہلی نوع کا فرد نہ کہیں گے، بلکہ وہ دوسری نوع کا فرد کہلائے گا۔

اگر کوئی مرد مردانہ خصوصیات اور امتیازات کو چھوڑ کر زنانہ خصوصیات کو اختیار کرے، عورتوں کا لباس پہننے لگے اور انہی کی طرح بولنے لگے حتی کہ اس مرد کی تمام حرکات وسکنات عورتوں ہی جیسی ہو جائیں تو وہ شخص مرد نہ کہلائے گا، بلکہ ہیجڑا کہلائے گا، حالانکہ اس کی حقیقت رجولیت میں کوئی فرق نہیں آیا،صرف لباس اور ہیئت کی تبدیلی ہوئی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اگر اس مادی عالم میں ہر نوع کی خصوصیات اور امتیازات کی حفاظت نہ کی جائے اور التباس اور اختلاط کا دروازہ کھول دیا جائے تو پھر اس نوع کا وجود باقی نہ رہے گا۔

## اختلاف اقوام وامم

اسی طرح اقوام اور امم کے اختلاف کو سمجھو کہ مادی کائنات کی طرح دنیا کی قومیں اپنے معنوی خصائص اور باطنی امتیازات کے ذریعے ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا ہیں۔مسلم قوم' ہندو قوم' عیسائی قوم' یہودی قوم' باوجود ایک باپ کی اولاد ہونے کے مختلف قومیں بن گئیں، مذہب اور ملت کے اختلاف کے علاوہ' اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ ہر قوم کا تمدن اور اس کی تہذیب اور اس کا معاشرہ اور اس کا طرز لباس اور طریق خورد نوش دوسری سے جدا ہے اور باوجود ایک خدا کے ماننے کی ہر ایک کی عبادت کی صورت اور شکل علیحدہ ہوگی۔اور خورد نوش بھی علیحدہ۔

عبادات کو انہیں خاص خاص شکلوں اور صورتوں کی وجہ سے ایک مسلم اور موحد' مشرک

اور بت پرست سے علیحدہ ہے، اور ایک عیسائی ایک پارسی سے جدا ہے۔

غرض یہ کہ قوموں میں امتیاز کا ذریعہ سوائے ان قومی خصوصیات کے اور کیا ہے، جب تک ان مخصوص شکلوں اور ہیئتوں کی حفاظت نہ کی جائے تو قوموں کا امتیاز باقی نہیں رہ سکتا۔ پس جب کسی قوم کی مذہبی اور معاشرتی خصوصیات باقی ہیں اس وقت تک وہ قوم بھی باقی ہے۔ اور جب کسی قوم نے اپنی خصوصیات اور اشکال کو چھوڑ کر دوسری قوم کی خصوصیات کو اختیار کرلیا اور یہ قوم دوسری قوم کے ساتھ مختلط اور مشتبہ ہوگئی تو یہ قوم اب فنا ہوگئی اور اب صفحۂ ہستی پر اس کا کوئی ذاتی وجود باقی نہیں رہا۔

## تشبہ کی تعریف

(۱):......اپنی حقیقت اور اپنی صورت کو چھوڑ کر دوسری قوم کی حقیقت اور اس کی صورت اور اس کے وجود میں مدغم ہوجانے کا نام تشبہ ہے۔

(۲):......اپنی ہستی کو دوسرے کی ہستی میں فنا کردینے کا نام تشبہ ہے۔

(۳):......اپنی ہیئت اور وضع کو تبدیل کرکے دوسری قوم کی وضع اور ہیئت اختیار کرلینے کا نام تشبہ ہے۔

(۴):......اپنی شان امتیازی کو چھوڑ کر دوسری قوم کی شان امتیازی کو اختیار کرلینے کا نام تشبہ ہے۔

(۵):......اپنی اور اپنوں کی صورت اور سیرت کو چھوڑ کر غیروں اور پرائیوں کی صورت اور سیرت کو اپنا لینے کا نام تشبہ ہے۔

اس لئے شریعت حکم دیتی ہے کہ مسلمان قوم دوسری قوموں سے ان کا تشبہ ظاہری طور پر بھی ممتاز اور جدا ہونا چاہئے، لباس میں بھی ممتاز ہونا چاہئے اور وضع قطع میں بھی، اس لئے

کہ ظاہری علامت کے علاوہ خاص جسم کے اندر بھی کسی علامت کا ہونا ضروری ہے، سو وہ ختنہ اور ڈاڑھی ہے اور وہ ظاہری علامت لباس ہے، بغیر ان دو علامتوں کے شناخت نہیں ہو سکتی، نہ تو صرف داڑھی کافی ہے، اس لئے کہ لڑکوں کی داڑھی نہیں ہوتی، ان کی شناخت کس طرح ہوگی؟ نیز بعض قومیں داڑھی رکھتی ہیں ان سے شناخت سوائے لباس کے کسی چیز سے نہیں ہوسکتی، معلوم ہوا کہ اسلامی امتیاز کے لئے لباس اور داڑھی دونوں کی ضرورت ہے

## تشبہ کے حکم کا منشأ معاذ اللہ تعصب اور تنگ نظری نہیں

تشبہ کے حکم کا منشأ معاذ اللہ تعصب اور تنگ نظری نہیں، بلکہ غیرت اور حمیت ہے، جس سے مقصد ملت اسلامیہ اور امت مسلمہ کو غیروں کے التباس اور اشتباہ کی تباہی سے بچانا ہے، اس لئے جو قوم اپنی خصوصیات اور امتیازات کی محافظ نہ ہو وہ کوئی آزاد اور مستقل قوم کہلانے کی مستحق نہیں۔

حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب مدظلہ اس حدیث کی تشریح میں تحریر فرماتے ہیں:

’’تشبہ اور مماثلت سے بچنے کا جو اصولی حکم شریعت اسلامی میں دیا گیا ہے، وہ تعصب اور تنگ نظری پر مبنی نہیں ہے، بلکہ اس کا مقصد تہذیبی ہمہ رنگی برقرار رکھنا ہے، اسی لئے وہ دوسری قوموں سے بھی اس بات کا مطالبہ نہیں کرتا کہ وہ مسلمانوں کی وضع قطع اختیار کریں۔

اصل یہ ہے کہ شناخت کی حفاظت ایک فطری عمل ہے۔ غور کیجئے کہ اللہ تعالی نے انسان کی صورت اور آواز کو ایک دوسرے سے ممتاز رکھا ہے، انسان کے اندر شناخت کی حفاظت کا جزبہ اتنا اتاہ ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم اپنی شناخت الگ رکھنا چاہتی ہے، اپنے تمدن کی حفاظت کرتی ہے، اپنے جھنڈے الگ رکھتی ہے، ہر اسکول اپنا مستقل یونیفارم رکھتا ہے، گورنمنٹ کے مختلف محکموں کے الگ الگ یونیفارم ہوتے ہیں، اس لئے اپنی شناخت کی

حفاظت کوئی مذموم عمل نہیں ہے، اور نہ اس میں دوسروں کی مخالفت اور نہ ان کے بارے میں تنگ نظری ہے۔اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان اپنی پہچان کو باقی رکھیں اور جہاں اسلامی نظام نافذ ہو، وہاں غیر مسلم بھائیوں کو بھی اس بات کی پوری آزادی فراہم کی جائے کہ وہ اپنی مذہبی وتہذیبی شناخت کے ساتھ زندگی گذاریں۔

(راہ عمل، حقائق اور غلط فہمیاں ص ۱۲۸ ج ۱، طبع زمزم کراچی)

## تشبہ بالکفار کا حکم

تشبہ بالکفار اعتقادات اور عبادات میں کفر ہے، اور مذہبی رسومات میں حرام ہے، جیسا کہ نصاریٰ کی طرح سینہ پر صلیب لٹکانا، اور ہنود کی طرح زنار باندھنا یا پیشانی پر قشقشہ لگانا، ایسا تشبہ بلاشبہ حرام ہے جس میں اندیشہ کفر کا ہے، اس لئے کہ علی الاعلان شعائر کفر کا اختیار کرنا اس کے رضاء قلبی کی علامت ہے۔

اور تشبہ کی یہ قسم ثانی اگرچہ قسم اول سے درجہ میں ذرا کم ہے، مگر پیشاب اور پاخانہ میں فرق ہونے سے کیا کوئی پیشاب کا پینا گوارہ کرلے گا، ہرگز نہیں، اور عبادات اور مذہبی رسومات اور عیدین میں کفار کی مشابہت کی ممانعت اشارات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ وکثیرہ سے ثابت ہے، جیسا کہ حافظ ابن تیمیہ نے ''اقتضاء الصراط المستقیم'' میں بالتفصیل ان تمام آیات اور روایات کو بیان کیا ہے۔

اور معاشرہ اور عادات اور قومی شعائر میں تشبہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً کسی قوم کا وہ مخصوص لباس استعمال کرنا جو خاص ان ہی کی طرف منسوب ہو اور اس کا استعمال کرنے والا اسی قوم کا ایک فرد سمجھا جانے لگے جیسے نصرانی ٹوپی (یعنی: ہیٹ) اور ہندوانہ دھوتی، اور جوگیانہ جوتی یہ سب ناجائز اور ممنوع ہے اور تشبہ میں داخل ہے، بالخصوص جبکہ بطور تفاخر یا غیروں کی

وضع بنانے کی نیت سے پہنی جائے تو اور بھی زیادہ گناہ ہے، جوگیوں اور پنڈتوں کی وضع قطع اختیار کرنے کا جو حکم ہے وہی انگریزی وضع قطع اختیار کرنے کا حکم ہے۔

علی ہذا کافروں کی زبان اور ان کے لب و لہجہ اور طرز کلام کو اس لئے اختیار کرنا کہ ہم بھی ان کے مشابہ ہو جائیں اور ان کے زمرہ میں شامل ہو جائیں تو بلا شبہ یہ ممنوع ہوگا، ہاں اگر زبان سیکھنے سے مشابہت مقصود نہ ہو بلکہ محض زبان سیکھنا مقصود ہو کہ کافروں کی غرض سے آگاہ ہو جائیں یا تجارتی اور دنیاوی امور میں خط و کتابت کر سکیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

جیسے کوئی ہندی اور سنسکرت اس لئے سیکھے کہ ہندوؤں کی مشابہت ہو جائے اور ہندو مجھے اپنا وطنی بھائی سمجھیں تو بلا شبہ اس نیت سے ہندی زبان سیکھنا ممنوع ہوگا، اور اگر فقط یہ غرض ہو کہ ہندوؤں کی غرض سے آگاہی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اور ایجادات اور انتظامات اور اسلحہ اور سامان میں غیر قوموں کے طریقے لے لینا جائز ہے، جیسے توپ، بندوق، ہوائی جہاز، موٹر اور مشین گن وغیرہ۔ یہ در حقیقت تشبہ نہیں، شریعت اسلامیہ نے ایجادات کے طریقے نہیں بتلائے، ایجادات اور صنعت اور حرفت کو لوگوں کی عقل اور تجربہ اور ضرورت پر چھوڑ دیا، البتہ اس کے احکام بتلا دیئے کہ کون سی صنعت و حرفت جائز اور کس حد تک جائز اور کس طریق سے اس کا استعمال جائز ہے۔

اسلام میں مقاصد کی تعلیم ہے غیر مقاصد کی تعلیم نہیں۔ طبیب جوتہ بنانے کی ترکیب نہیں بتاتا اور نہ سکھاتا، ہاں یہ بتلاتا ہے کہ جوتہ اس طرح مت سلوانا کہ اس کی میخیں ابھری ہوئی ہوں جس سے پیر زخمی ہو جائے، اسی طرح اسلام ایجادات نہیں سکھاتا، ہاں یہ بتلاتا ہے کہ ایجاد ایسی نہ ہو کہ جس سے تمہارے دین میں خلل آجائے یا جان کو خطرہ ہو۔

یہ ان ایجادات کا حکم ہے جن کا بدل مسلمانوں کے پاس نہیں اور جو ایجاد ایسی ہو کہ جس

کا بدل مسلمانوں کے یہاں موجود ہو تو اس میں تشبہ مکروہ ہے، جیسے حدیث میں ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فارسی کمان کے استعمال سے منع فرمایا، اس لئے کہ اس کا بدل مسلمانوں کے پاس عربی کمان موجود تھی اور دونوں کی منفعت برابر تھی، صرف ساخت کا فرق تھا، اسلام میں تعصب نہیں غیرت ہے، پس جو چیز مسلمانوں کے پاس بھی ہے اور کفار کے پاس بھی صرف وضع قطع کا فرق ہے تو ایسی صورت میں اسلام نے تشبہ سے منع کیا ہے کہ اس میں علاوہ گناہ کے ایک بے غیرتی تو یہ ہے کہ بلا وجہ اور بلا ضرورت اپنے کو دوسری قوموں کے محتاج اور تابع بنایا ہے، مگر آج کل مسلمانوں میں غیرت نہیں رہی کہ یہ اپنے گھر سے بے خبر ہو کر بلکہ یوں کہئے کہ اپنے گھر کو آگ لگا کر دوسروں کی عادات اور معاشرت کا اتباع کرنے لگے۔

ہاں جن نئی ایجادات اور جدید اسلحہ کا بدل مسلمانوں کے پاس موجود نہیں مسلمانوں کے لئے ان نئی ایجادات اور جدید اسلحہ کا استعمال اپنی ضرورت اور راحت اور دفع حاجت کے لئے جائز ہے، مگر شرط یہ ہے کہ اس کے استعمال سے نیت اور ارادہ غیروں کی مشابہت کا نہ ہو، محض اپنے فائدہ کے لئے جدید ایجادات کا استعمال شرعاً جائز ہے۔

## تشبہ کی ممانعت کی وجہ

دین اسلام ایک کامل اور مکمل مذہب اور تمام ملتوں اور شریعتوں کا ناسخ بن کر آیا ہے، وہ اپنے متبعین کو اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ناقص اور منسوخ ملتوں کے متبعین کی مشابہت اختیار کی جائے، غیروں کی مشابہت اختیار کرنا غیرت کے بھی خلاف ہے۔

اسلام ایک کامل مذہب ہے جس طرح وہ اعتقادات اور عبادات میں مستقل ہے کسی کا تابع اور مقلد نہیں، اسی طرح اسلام اپنے معاشرہ اور عادات میں بھی مستقل ہے، کسی

دوسرے کا تابع اور مقلد نہیں۔

کسی حکومت میں یہ جائز نہیں کہ اس سلطنت کی فوج دشموں کی فوج کی وردی استعمال کر سکے، یا اپنے فوجی دستہ کے ساتھ دشمن حکومت کا جھنڈا استعمال کر سکے، جو سپاہی ایسا کرے وہ قابل گردن زدنی سمجھا جائے گا۔اسی طرح مسلمانوں کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ دوسروں کی ہیئت اختیار کرے جس سے دیکھنے والوں کو اشتباہ ہوتا ہو۔

یا فرض کرو کہ کوئی جماعت' حکومت سے برسر بغاوت ہو اور وہ جماعت اپنا کوئی امتیازی لباس یا نشان بنائے تو حکومت اپنے وفاداروں کو ہرگز ہرگز اس باغی جماعت کے تشبہ کی اجازت نہیں دے گی۔

حیرت کا مقام ہے کہ ایک برطانوی جرنیل کو تو یہ حق حاصل ہو کہ وہ جرمنی یا روسی وردی کے استعمال کو جرم قرار دے، کیونکہ وہ برطانیہ کا دشمن ہے مگر اللہ کے رسول کو یہ حق نہ ہو کہ وہ دشمنان خدا کی وضع قطع کو جرم قرار دے، کیوں نہیں؟ من تشبہ بقوم فھو منھم۔

## تشبہ کے مفاسد ونتائج

(۱):......کفر و اسلام میں ظاہرا کوئی امتیاز نہ رہے گا۔

(۲):......غیرت کے خلاف ہے، آخر قومی نشان اور پہچان بھی تو کوئی چیز ہے۔

(۳):......غیروں کا معاشرہ اور تمدن اختیار کرنا در پردہ ان کی سیادت اور برتری کو تسلیم کرنا ہے۔

(۴):......رفتہ رفتہ غیروں سے مشابہت کا دل میں میلان وداعیہ پیدا ہوگا جو ممنوع ہے۔

(۵):......بہت ممکن ہے اسلامی لباس اور اسلامی تمدن کے استہزا و تمسخر کی نوبت آ جائے۔

(۶):......اسلامی احکام کے اجراء میں دشواری پیش آئے گی۔

(۷):……جب اسلامی وضع کو چھوڑے گا تو قوم میں اس کی عزت نہیں رہے گی، اور جب قوم میں عزت باقی نہ رہے تو غیروں کو کیا پڑی کہ وہ اس کی عزت کریں۔

(۸):……دوسروں کی مشابہت اپنی قوم سے بے تعلقی کی دلیل ہے۔

(۹):……افسوس دعوی اسلام کا اور طریقے غیروں کے۔

## کیا مشابہت سے کافر ہو جائے گا؟

سوال:……ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص سر سے پیر تک غیر کی مشابہت اختیار کرے تو اس کے اعتقاد توحید و رسالت میں کوئی فرق آئے گا یا وہ اس سے کافر ہو جائے گا؟

جواب:……اگر کوئی تھوڑی دیر کے لئے اپنا مردانہ لباس اتار کر عورت کا لباس پہن لے تو کیا وہ مرد عورت ہو جائے گا؟ اسی طرح کوئی مرد کسی مخنث کا لباس پہن لے تو کیا حقیقۃً وہ مخنث ہو جائے گا؟

## تشبہ کی مذمت پر آیات واحادیث

(۱):……﴿وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ط قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ط وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَ هُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَ کَ مِنَ الْعِلْمِ لا مَالَکَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ﴾۔ (سورۂ بقرہ آیت نمبر:۱۲۰)

ترجمہ:……اور یہود و نصاری تم سے اس وقت تک ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک تم ان کے مذہب کی پیروی نہیں کرو گے۔ کہہ دو کہ حقیقی ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے۔ اور تمہارے پاس (وحی کے ذریعے) جو علم آ گیا ہے، اگر تم نے اس کے بعد بھی ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرلی تو تمہیں اللہ سے بچانے کے لئے نہ کوئی حمایتی ملے گا نہ کوئی مددگار۔

تشریح:......اگرچہ حضور رسالت مآب ﷺ سے یہ بات ناقابل تصور تھی کہ آپ کفار کی خواہشات کے پیچھے چلیں، لیکن اس آیت نے فرض محال کے طور پر یہ بات کہہ کر اصول یہ بتلا دیا کہ اللہ کے نزدیک شخصیات کی اہمیت ان کی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کی اطاعت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ ساری مخلوقات میں سب سے افضل اسی بنا پر ہیں کہ اللہ کے سب سے زیادہ فرماں بردار ہیں۔

(۲):......﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا﴾۔

(سورۂ آل عمران آیت نمبر:۱۵۶)

ترجمہ:......اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے کفر اختیار کر لیا ہے۔

(۳):......﴿لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ﴾۔(سورۂ حج آیت نمبر:۶۷)

ترجمہ:......ہم نے ہر امت کے لوگوں کے لئے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے، جس کے مطابق وہ عبادت کرتے ہیں۔

(۴):......﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی﴾۔

ترجمہ:......اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ستایا تھا۔(سورۂ احزاب آیت نمبر:۶۹)

(۵):......﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ لا وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ط وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾۔(سورۂ حدید آیت نمبر:۱۶)

ترجمہ:......جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، کیا ان کے لئے اب بھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے اور جو حق اترا ہے، اس کے لئے پسیج جائیں؟ اور وہ ان لوگوں کی

طرح نہ بنیں جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی، پھران پر ایک لمبی مدت گذر گئی، پس ان کے دل سخت ہوگئے، اور (آج) ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں؟۔

**(۱):......لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم المتشبهین من الرجال بالنساء‘ والمتشبهات من النساء بالرجال۔**

(بخاری، باب المتشبهین بالنساء‘ والمتشبهات بالرجال، کتاب اللباس، رقم الحدیث: ۵۸۸۵)

ترجمہ:...... رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

**(۲):...... عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: خالفوا المشرکین‘ وَفِّرُوا اللِّحٰی‘ واَحفوا الشَوَارب۔**

(بخاری، باب تقلیم الاظفار، کتاب اللباس، رقم الحدیث:۵۸۹۲۔ مسلم، باب خصال الفطرة، کتاب الطهارة، رقم الحدیث:۶۰۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اہل شرک کے خلاف کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں ہلکی کراؤ۔ (مظاہر حق ص ۲۱۱ ج ۴)

**(۳):......عن ابن عباس قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم یحب موافقة اهل الکتاب فیما لم یؤمر فیه، وکان اهل الکتاب یسدِلون اشعارهم، وکان المشرکون یفرُقون رؤسَهم، فسدل النبی صلی الله علیه وسلم ناصیته، ثم فَرَق بعدُ۔**

(بخاری، باب الفرق، کتاب اللباس، رقم الحدیث:۵۹۱۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کو جس

معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نہیں ملتا تھا اس میں آپ ﷺ اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے، چنانچہ اہل کتاب اپنے (سر کے) بالوں کو یوں ہی چھوڑے رکھتے تھے (مانگ نہیں نکالتے تھے بلکہ اپنے بالوں کو یونہی پڑے رہنے دیتے تھے) جب کہ مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے، اس لئے نبی کریم ﷺ (اہل کتاب کے طریقے کے مطابق) اپنی پیشانی کے بال یوں ہی چھوڑے رکھتے تھے، لیکن بعد میں مانگ لکالنے لگے تھے۔ (مظاہر حق ص۲۱۳ ج۴)

(۴):......سعید بن السیب یقول: ان الله طیّب یحبّ الطیّب ' نظیف یحبّ النّظافة ' کریم یحبّ الکرَمَ ' جواد یحبّ الجُودَ ' فَنَظِّفُوا–اراه قال –اَفْنِیَتَکُمْ ولا تشبَّهُوا بالیهود قال: فذکرت ذلک لمهاجر بن مِسمار ، فقال: حدَّثَنِیه عامر بن سعد [بن ابی وقاص] عن ابیه عن النّبی صلی الله علیه وسلم مثله ، الّا انّه قال : نظِّفُوا اَفنِیَتکم۔

(ترمذی، باب ما جاء فی النّظافة ، ابواب الادب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ، رقم الحدیث:۲۷۹۹)

ترجمہ:......حضرت سعید بن مسیّب (تابعی) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے' پا کی پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نہایت ستھرا ہے' ستھرائی کو پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کرم کرنے والا ہے' کرم کو پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نہایت سخی اور عطا کرنے والا ہے' سخاوت وعطا کو پسند کرتا ہے، لہٰذا تم صاف ستھرا رکھو (حضرت ابن میسب رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے) راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ ابن مسیّب رحمہ اللہ نے یہ بھی کہا تھا کہ: اپنے صحنوں کو (یعنی انہوں نے ''فنظِّفُوا '' کے بعد'' اَفنِیَتکم '' کا لفظ

بھی کہا تھا گویا اس جگہ پورا جملہ یہ ہے کہ: تم اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو (جو اپنے گھروں کے صحن و آنگن کو کوڑے و کرکٹ سے ناپاک و گندہ رکھتے ہیں) راوی کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابن مسیّب رحمہ اللہ کا یہ قول حضرت مہاجر بن مسمار (تابعی) رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ: مجھ سے حضرت عامر ابن سعد (تابعی) رحمہ اللہ نے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (صحابی) سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے، لیکن مہاجر نے (جو حدیث نقل کی ہے اس میں انہوں نے) یہ نقل کیا کہ: ''تم اپنے گھروں کے صحن کو ستھرا رکھو'' یعنی ان کی روایت میں ''اَفنِیَتکم'' کا لفظ صریحاً مذکور ہے، جب کہ ابن مسیّب رحمہ اللہ کی روایت میں یہ لفظ گمان کے درجہ میں نقل کیا گیا ہے۔

(مظاہر حق ص ۲۴۳ ج ۴)

(۵):...... قال رسول الله : غَیِّرُوا الشَّیْبَ ولا تشبَّھُوا بالیھود۔

(ترمذی، باب ما جاء فی الخضاب ، ابواب اللباس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ، رقم الحدیث:۱۷۵۲)

ترجمہ:...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بڑھاپے (یعنی بالوں کی سفیدی) کو (خضاب کے ذریعہ) بدل ڈالو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو (جو خضاب نہیں کرتے)۔

(مظاہر حق ص ۲۲۹ ج ۴)

(۶):...... قال رسول الله : ان الیھود والنّصاری لا تصبُغ فخالِفُوھُم۔

ترجمہ:...... آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ یہود و نصاری (بالوں) کو خضاب نہیں لگاتے تو تم ان کی مخالفت کیا کرو (یعنی خضاب لگایا کرو)۔

(نسائی، الاذن بالخضاب ، کتاب الزینة من السنن ، رقم الحدیث:۵۰۷۵)

(۷):……من تشبہ بقوم فھو منھم۔

(ابوداوٗد، باب فی لُبس الشّھرة ،کتاب اللباس ، رقم الحدیث:۴۰۳۰)

ترجمہ:……جوشخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا‘اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

(مظاہر حق ص۱۷۷ج۴،کتاب اللباس)

(۸):……من کثر سواد قوم فھو منھم۔(کنز العمال، رقم الحدیث:۲۴۷۳۵)

ترجمہ:……جوشخص کسی قوم کی کثرت بڑھائے گا‘اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

(۹):……قال رسول اللہ : انَّ فصلَ ما بین صِیامِنا و صیامِ اھل الکتاب اُکُلَةُ السَّحُوْرِ۔

(نسائی، فصل ما بین صیامنا و صیام اھل الکتاب ، کتاب الصیام ، رقم الحدیث:۲۱۶۸۔ابوداوٗد،

باب فی توکید السحور ، کتاب الصیام ، رقم الحدیث:۲۳۴۳)

ترجمہ:……آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں صرف سحری کھانے کا فرق ہے۔

یعنی اہل کتاب روزہ رکھتے ہیں تو سحری نہیں کرتے اور ہم سحری کرتے ہیں۔

(۱۰):……عن عمر رضی اللہ عنہ انہ کتب الی المسلمین المقیمین ببلاد فارس : ”ایاکم و زیّ اھل الشرک“۔(سیرة المصطفی ﷺ ص۴۱۴ج۳)

ترجمہ:……حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان مسلمانوں کے نام جو بلاد فارس میں مقیم تھے‘ یہ فرمان جاری کیا کہ:اے مسلمانو!اپنے آپ کو اہل شرک اور اہل کفر کے لباس اور ہیئت سے دور رکھنا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس طرح فرمان جاری فرمایا:

(۱۱):......اما بعد ! فاتزروا واتردوا واشعلوا وعلیکم بلباس ابیکم اسماعیل ، وایاکم التنعم و زی العجم و تمعدوا واخشوشنوا واخلولقوا۔

(فتح الباری ص۲۴۰ ج۱۰، باب لبس الحریر ، الخ)

ترجمہ:......امابعد! اے مسلمانوں! ازاراور چادر کا استعمال رکھواور جوتے پہنواور اپنے جد امجد اسماعیل علیہ السلام کے لباس (لنگی اور چادر) کو لازم پکڑواور اپنے آپ کو عیش پرستی اور عجمیوں کے لباس اور ان کی وضع قطع اور ہیئت سے دور رکھو۔

(۱۲):......بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: عجمیوں کی زبان مت سیکھو، اور مشرکین کے تہواروں کے دن ان کی عبادت گاہوں میں نہ جاؤ، اس لئے کہ ان پر غضب نازل ہوتا ہے۔(بیہقی۔موسوعہ فقہیہ ص۳۶ ج۱۲)

(۱۳):......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو شخص عجمیوں کے ملک سے گذرے اور ان کا نوروز اور مہرجان منائے، اور ان سے مشابہت اختیار کرے، یہاں تک کہ اسی حال میں مرجائے تو قیامت کے دن اس کو انہیں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔(احکام اہل الذمۃ ص۷۲۳ ج۲۔موسوعہ فقہیہ ص۳۶ ج۱۲)

(۱۴):......ابن حجر رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے ایک جماعت دیکھی جن پر سبز چادریں تھیں تو فرمایا: یہ تو گویا خیبر کے یہود ہیں۔

(زادالمعادص۱۴۲ج۱۔احکام اہل الذمہ ص۷۵۴ ج۲۔موسوعہ فقہیہ ص۳۵ ج۱۲)

(۱۵):...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز پڑھو، پھر طلوع شمس تک نماز سے رک جاؤ، یہاں تک کہ سورج بلند ہوجائے، اس لئے کہ طلوع کے وقت وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، اوراس وقت کفار اس کو سجدہ کرتے ہیں، پھر

نماز پڑھو، اس لئے کہ نماز میں ملائکہ موجود ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ نیزہ کے بقدر ٹھہر جائے، پھر نماز سے رک جاؤ، اس لئے کہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے، پھر جب سایہ آگے بڑھے تو نماز پڑھو، اس لئے کہ نماز میں ملائکہ موجود ہوتے ہیں، یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھ لو، پھر غروب شمس تک نماز سے رک جاؤ، اس لئے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

(مسلم، باب اسلام عمر و بن عبسة ، باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فيها ، كتاب صلوة المسافرين ، رقم الحديث:۸۳۲)

(۱۶):......نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یصلی الرجل مختصرا۔

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے کہ آدمی کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔ (بخاری، باب الخصر فی الصلوة ، ابواب العمل فی الصلوة ، رقم الحديث:۱۲۲۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات ناپسند تھی کہ نمازی اپنا ہاتھ اپنی کمر پر رکھے، فرماتی تھیں کہ: یہ عمل یہود کرتے ہیں۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے: نماز میں۔ اور دوسری روایت میں ہے: "لا تشبهوا باليهود"۔ یہود کے ساتھ مشابہت نہ اختیار کرو۔

(موسوعہ فقہیہ ص ۳۸ ج ۱۲)

(۱۷):...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لا تُواصِلُوا ' قالوا : انک تُواصِلُ ؟ قال : لستُ كَاَحَدٍ منكم ' انی اُطْعَمُ وَاُسْقٰی "صوم وصال نہ رکھو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ خود تو رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا' پلایا جاتا ہے، یا فرمایا: "انی اَبِیتُ اُطعم واُسقی "میں اس حال میں رات گذارتا ہوں کہ مجھے

کھلایا‘ پلایا جاتا ہے۔(بخاری، باب الوِصال ، کتاب الصوم ، رقم الحدیث:۱۹۶۱)

بشیر ابن خصاصیہ کی بیوی لیلی فرماتی ہیں کہ: میں نے دو دنوں کے صوم وصال کا ارادہ کیا تو مجھے حضرت بشیر نے منع کیا اور فرمایا کہ: نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا ’’یفعل ذلک النصاری ‘ ولکن صوموا کما امرکم الله ‘ اتموا الصیام الی الیل فاذا کان اللیل فاَفْطِرُوا ‘‘ یہ فعل نصاری کرتے ہیں، البتہ تم اس طرح روزہ رکھو جس طرح تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ روزہ کو رات تک پورا کرو، پھر جب رات آجائے تو افطار کرلیا کرو۔(مسند احمد ص۲۲۴؍۲۲۵ ج۴ ،رقم الحدیث:۲۲۳۰۱۔فتح الباری ۲۰۲ ج۴ ،طبع السّلفیہ )

(۱۸):......رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ! یہ ایسا دن ہے جس کی تعظیم یہود ونصاری کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’ فاذا کان العام المقبل ان شاء الله صمنا الیوم التاسع‘‘ تب تو آئندہ سال آنے پر ہم انشاءاللہ نویں دن بھی روزہ رکھیں گے۔

(مسلم، باب ایّ یوم یصام فی عاشوراء ، کتاب الصیام ، رقم الحدیث:۱۱۳۴)

(۱۹):......حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا گذر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو سوار تھے اور باوقار شکل وشباہت والے تھے، آپ نے ان کو مسلمان سمجھا اور سلام کیا، تو آپ کے مصاحبین میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ آپ کو درست رکھے، آپ جانتے ہیں یہ کون لوگ ہیں؟ دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ بنوتغلب کے عیسائی ہیں، پھر جب آپ اپنی قیام گاہ آئے تو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ کوئی عیسائی ایسا نہ بچے جو پیشانی کے بال نہ باندھے، اور پالان کی سواری نہ کرے۔(موسوعہ فقہیہ ص۱۴۱ ج۱۲)

(۲۰):......فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان اور جن شرائط پر نصارائے شام کو امن دیا گیا،

اس میں تھا کہ:’’ولا نتشبه بهم فی شئی من ملابسهم فی قلنسوة ولا عمامة ولا نعلین ولا فرق شعر ‘‘ہم کسی امر میں مسلمانوں کے ساتھ تشبہ اور مشابہت اختیار نہ کریں گے، نہ لباس میں نہ ٹوپی میں نہ عمامہ میں نہ جوتے میں نہ کسی کے سر کی مانگ میں۔

(اقتضاء الصراط المستقیم ص ۵۸۔ سیرۃ المصطفی ﷺ ص ۴۱۶ ج ۳)

(۲۱):......علامہ ابن حجر ہیثمی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۳) نے اپنی کتاب ’’الزواجر عن اقتراب الکبائر ‘‘میں محدث مالک بن دینار کی روایت سے ایک نبی کی وحی نقل کی ہے:

’’اوحی الله الی نبی من الانبیاء' ان قُل لقومک: لا یدخل مداخل اعدائی' ولا یلبس ملابس اعدائی' ولا یرکب مراکب اعدائی' ولا یطعم مطاعم اعدائی' فیکون اعدائی کما هم اعدائی‘‘۔

یعنی خدا نے انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ اے نبی! اپنی قوم سے کہہ دو کہ: وہ میرے دشمنوں کے داخل ہونے جگہ سے داخل نہ ہوں، اور میرے دشمنوں کے لباس جیسا لباس نہ پہنیں، اور میرے دشمنوں کی سواریوں پر سوار نہ ہوں، اور میرے دشمنوں کے کھانے جیسا کھانا نہ کھائیں، (یعنی تمہارے اور ان کے درمیان امتیاز ضروری ہے) ورنہ تمہاری قوم بھی اسی طرح میرے دشمنوں کے زمرے میں داخل ہو جائے گی جیسے وہ میرے دشمن ہیں۔

(الزواجر عن اقتراب الکبائر ص ۱۱ ج ۱۔ فتاوی رحیمیہ ص ۳۳۱ ج ۱۰)

(۲۲)......ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: لیس منا من تشبّه بغیرِنا ، لا تشبّهوا بالیهودِ ولا بالنّصاری ، فانَّ تسلیمَ الیهودِ الاشارةُ بالاصابعِ ، وتسلیمَ النصاری الاشارةُ بِالاکُفِّ۔

ترجمہ:......ہم میں سے نہیں جو ہمارے علاوہ کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے، نہ یہود کے ساتھ مشابہت اختیار کرو، نہ نصاری کے ساتھ، پس یہود کے سلام کا طریقہ انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے، اورعیسائیوں کے سلام کا طریقہ ہتھیلیوں سے اشارہ کرنا ہے۔

(ترمذی، باب ما جاء فی کراھیة اشارة الید فی السلام ، ابواب الا ستیذان والآداب ،

رقم الحدیث:٢٦٩٦)

تشریح:......پس ان کا طریقہ اختیار مت کرو، بلکہ اسلامی طریقہ پر سلام کرو، اوروہ زبان سے سلام کرنا اور جواب دینا ہے، پس بے ضرورت اس کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ نہ ملایا جائے۔(تحفۃ الالمعی ص٦٧٤ ج٦)

## تشبہ اورمماثلت کے چار درجات

حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب مدظلہ اس حدیث کی تشریح میں تحریر فرماتے ہیں:

اس تشبہ اورمماثلت کے چار درجات ہوسکتے ہیں:

## دوسری قوموں کے مذہبی شعائر میں مماثلت اختیار کی جائے

(الف)......دوسری قوموں کے مذہبی شعائر میں مماثلت اختیار کی جائے، جیسے مسلمان صلیب یا زنار پہننے لگیں، یا سکھوں کے جو مخصوص شعائر ہیں ان کو استعمال کریں۔فقہاء نے اسے باعث کفر قرار دیا ہے، مجوسی ایک خاص قسم کی ٹوپی پہنا کرتے تھے،فقہاء نے اس پر کفر کا حکم لگایا ہے''ولو وضع علی رأسه قَلنسُوةَ المجوسِ کفر''۔

(الملتقط فی الفتاوی الحنفیه ص۲۴۵)

اسی طرح فقہاء کے یہاں زنار کے بارے میں بھی صراحت ملتی ہے، ہندوستان میں قشقہ لگانے کا حکم بھی یہی ہے، کیونکہ وہ ہندو بھائیوں کے مذہبی شعائر میں سے ہے۔

## غیر مسلم مذہبی تہواروں میں شرکت

(ب)......غیر مسلم مذہبی تہواروں میں شرکت: یہ اگر یوں ہی ہو یا اس کا مقصد اپنے گمان کے مطابق رواداری ہو، تو حرام ہے۔ اور اگر ان کے مذہبی معتقدات اور افعال پر خوشنودی ورضامندی کا اظہار اور تائید وتحسین مقصود ہو تو کفر ہے" انما الرضا بالکفر مستحسنا کفر"۔(الملتقط فی الفتاوی الحنفیہ ص۲۴۵)

کیونکہ آدمی جس مذہب پر عقیدہ نہ رکھتا ہو اور اپنے عقیدہ کے مطابق اس کو نادرست خیال کرتا ہو اس میں شرکت اور اس پر رضامندی وخوشنودی کا اظہار کھلی ہوئی دوعملی اور نفاق کی بات ہے، اس لئے اسلام نہ مسلمانوں کے لئے اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ ایسا منافقانہ رویہ اختیار کریں، اور نہ غیر مسلموں سے خواہش کرتا ہے کہ وہ اسلامی شعائر کو اختیار کریں اور مسلمانوں کے مذہبی تہواروں میں شریک ہوں۔

## تہذیبی تشبہ

(ج)......تیسرا درجہ تہذیبی تشبہ کا ہے، یعنی ایسی وضع قطع اور لباس جو کسی خاص قوم کی شناخت بن گئی ہو اور اس کا مذہب سے تعلق نہ ہو کو اختیار کرنا، جیسے ہندوستان میں دھوتی، کہ اس کا مذہب سے تعلق نہیں، لیکن یہ ہندو بھائیوں کی پہچان سی بن گئی ہے، اگر کسی کو دھوتی میں ملبوس دیکھا جائے تو ذہن اسی طرف جاتا ہے کہ وہ ہندو ہے، ایسی مشابہت اور مماثلت اختیار کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔

(دیکھئے!: اقتضاء الصراط المستقیم ص۹۴ ج۱)

لیکن تشبہ کی اس جہت میں تبدیلی آتی رہتی ہے، کیونکہ اگر کوئی وضع ایک عہد میں کسی قوم کی پہچان بن گئی ہو اور بعد کو اس کا استعمال عام ہو جائے اور وہ کسی خاص مذہبی گروہ کی

شناخت باقی نہ رہ جائے تو پھر تشبہ کی کیفیت ختم ہو جائے گی، اور اس کا استعمال جواز کی حد میں آجائے گا۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ نے کوٹ' پینٹ کے بارے میں (امداد الفتاوی ص ۲۶۸ ج ۴، سوال نمبر ۳۴۵) اور حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ نے ساڑی کے متعلق یہی لکھا ہے۔ (کفایت المفتی ص ۱۶۱ ج ۹)

## انتظام وانصرام سے متعلق امور میں تشبہ

(د)...... جو ملبوسات' وضع قطع اور تقریبات کسی خاص مذہبی گروہ کی پہچان نہیں ہیں، یا انتظام وانصرام سے متعلق امور جیسے دفتری نظم ونسق' تجارتی طور وطریق وغیرہ، ان میں غیر مسلم بھائیوں کے طریقۂ کار سے استفادہ کرنے میں کچھ حرج نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حساب وکتاب کے نظام میں روم وایران کے طریقوں سے استفادہ کیا تھا۔ (الفاروق مکمل: ۱۲۰/۲) آپ ﷺ نے غزوۂ احزاب میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر اہل فارس کے طریقہ پر خندق کھودوائی تھی۔ (البدایہ والنہایہ ص ۹۵ ج ۴)

یہ اس بات پر دلیل ہے کہ ایسے امور میں غیر مسلم بھائیوں کے تجربات سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔ (راہ عمل، حقائق اور غلط فہمیاں ص ۱۲۷ ج ۱، طبع زمزم کراچی)

## مشابہت پر ایک قابل رشک واقعہ

شارح مشکوۃ ملا علی قاری رحمہ اللہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''مرقاۃ'' میں تحریر فرماتے ہیں:
جب اللہ تعالی نے فرعون کو غرق کیا تو اس مسخرے کو ڈوبنے سے بچالیا جو فرعون اور اس کی قوم کو حضرت موسی علیہ السلام کی طرح لباس پہن کر آپ کی بات اور مقالات بیان کر کے ہنساتا تھا، جب یہ ڈوبنے سے بچ گیا تو حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ سے تضرع سے التجا کی کہ اے اللہ! یہ تو مجھے اور لوگوں سے زیادہ تکلیف پہنچاتا تھا اس کو آپ نے بچالیا، تو اللہ

تعالیٰ نے فرمایا:

”ما اغرقناہ لانہ کان لابسا مثل لباسک ، والحبیب لا یعذب من کان علی صورۃ الحبیب“

میں نے اس کو اس لئے بچالیا کہ اس کا لباس تیرے لباس کی طرح تھا اور حبیب اس کو عذاب نہیں دیتا جو حبیب کی مشابہت اور صورت اختیار کرے۔

ملاعلی قاری رحمہ اللہ اس واقعہ کو نقل کر کے تحریر فرماتے ہیں: غور کرنے کا مقام ہے جو آدمی اہل حق کی مشابہت باطل قصد سے کرے اس کی بھی نجات ظاہری ہو جائے جو بعض مرتبہ نجات باطنی کا بھی ذریعہ بن جاتی ہے، پس جو شخص حضرات انبیاء اور اولیاء کی مشابہت تعظیم وتشریف کے قصد سے کرے گا اس کا کیا پوچھنا؟

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ،ص ۲۵۵ ج ۸، طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)

## خاتمہ: تشبہ کے احکام، تلخیص از:''فقہیہ موسوعہ''

''موسوعہ فقہیہ'' جلد۱۲/ میں تشبہ پر اچھی بحث نظر سے گذری، تو مناسب لگا کہ اس کی تلخیص رسالہ کے آخر میں خاتمہ کے عنوان سے شامل کردوں۔

## تشبہ کی تعریف

لغت کے اعتبار سے ''تشبُّہ 'تشبَّہ'' کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے:'' تشبه فلان بفلان '' (فلاں شخص نے فلاں سے تشبہ اختیار کیا) جب وہ بہ تکلف اس کے مثل ہونا چاہے۔

اور دو چیزوں کے درمیان تشبہ یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان کسی وصف میں اشتراک پایا جائے، اور اسی سے ہے ''اشبہ الولد اباہ'' (بیٹا اپنے باپ کے مشابہ ہوا) جب بیٹا باپ کی صفات میں سے کسی صفت میں اس کا شریک ہو۔

## تشبہ کے متعلق احکام......لباس میں کافروں سے تشبہ اختیار کرنا

جو لباس کفار کا شعار ہے جس کے ذریعہ وہ مسلمانوں سے ممتاز ہوتے ہیں اس کو استعمال کر کے تشبہ اختیار کرنے والے کو احکام دنیا کے اعتبار سے کافر قرار دیا جائے گا، چنانچہ جو شخص اپنے سر پر مجوسیوں کی ٹوپی رکھے اس کی تکفیر کی جائے گی، الا یہ کہ اس نے اکراہ کی ضرورت سے یا گرمی یا ٹھنڈک دور کرنے کے لئے اس کا استعمال کیا ہو۔

اسی طرح عیسائیوں کے زنار پہننے والے کو بھی کافر قرار دیا جائے گا، الا یہ کہ یہ عمل جنگ میں دھوکہ دینے یا مسلمانوں کے لئے دشمنوں کے احوال معلوم کرنے وغیرہ کی غرض سے کرے۔ چنانچہ قیدیوں کو چھٹکارا دلانے کے مقصد سے دار الحرب میں داخل ہونے کے لئے زنار باندھا ہے تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔

## کفار کے مخصوص لباس میں تشبہ اختیار کرنے پر کفر کے حکم کی شرائط

فقہاء کفار کے مخصوص لباس میں تشبہ اختیار کرنے والے کے کفر کو چند قیود سے مقید کرتے ہیں:

(۱)...... یہ عمل بلاد اسلام میں کرے۔ دار الحرب میں احتمال ہے کہ اسے دوسرا لباس نہ مل سکا ہو، یا اسے اس پر مجبور کیا گیا ہو۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسلمان دار الحرب یا دار الکفر میں ہو تو وہ ظاہری ہیئت میں کفار کی مخالفت پر مامور نہ ہوگا، کیونکہ اس میں اس کو ضرر ہے، بلکہ کبھی کبھی آدمی کے لئے ظاہری ہیئت میں ان کا شریک ہونا مستحب یا واجب ہوگا جبکہ اس میں کوئی دینی مصلحت ہو، جیسے ان کو دین کی دعوت دینا، اور مسلمانوں کو باخبر کرنے کے لئے ان کے پوشیدہ امور پر مطلع ہونا، یا مسلمانوں سے ان کے ضرر کو دفع کرنا، اسی طرح دوسرے اچھے مقاصد۔

(۲)......مشابہت اختیار کرنا بلاضرورت ہو، (ضروت کی مثالیں اوپر گذر چکی ہے)۔

(۳)......کافروں کے ساتھ مخصوص چیز میں مشابہت اختیا کی جائے، جیسے عیسائی کا ہیٹ اور یہودی کا کیپ (ٹوپی)۔

(۴)......مشابہت اختیار کرنا ایسے وقت میں ہو جب متعین لباس کفار کا شعار ہو۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے کہ: انہوں نے ایک جماعت دیکھی جن پر سبز چادریں تھیں، تو فرمایا: یہ تو گویا خیبر کے یہود ہیں۔ اس واقعہ سے استدلال اس وقت ہوگا جب یہ ان کا شعار ہو، اور یہ بعد میں ختم ہو چکا، اس لئے مباح ہے۔

(۵)......مشابہت اختیار کرنا کفر کی طرف میلان کی وجہ سے ہو۔ چنانچہ کوئی تمسخر کے طور پر مشابہت اختیار کرے تو فاسق ہوگا' کافر نہیں (یہ مالکیہ کا مسلک ہے)۔

(۶)......غیر مذموم چیز میں مشابہت اختیار کرنے، نیز جن چیزوں میں تشبہ مقصود نہ ہو انہیں اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ہشام کہتے ہیں: میں نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کو میخوں کے ذریعہ جوڑے ہوئے جوتے پہنے دیکھا تو پوچھا: کیا آپ کی رائے میں اس لوہے میں کوئی حرج ہے؟ فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: سفیان اور ثور بن یزید (رحمہما اللہ) تو اسے مکروہ سمجھتے ہیں، اس لئے کہ اس میں راہبوں کی مشابہت پائی جاتی ہے؟ فرمایا: نبی کریم ﷺ بالوں والے جوتے پہنتے تھے اور یہ بھی راہبوں کا پہناوا ہے۔

## کفار کے تہواروں میں مشابہت اختیار کرنا

کفار کے تہواروں میں مشابہت اختیار کرنا ناجائز ہے، (پھر آیت اور حدیث دلیل میں پیش کی ہے)

اور اس لئے بھی کہ تہوار' قبلہ' نماز اور روزوں ہی کی طرح منجملہ شریعت' منہج اور ان کے مناسک کے ہے جن کے بارے میں ارشاد باری ہے:

﴿لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ﴾۔ (سورۂ حج آیت نمبر: ۶۷)

ترجمہ:......ہم نے ہر امت کے واسطے ایک طریقہ (ذبح وعبادت کا) مقرر کر رکھا ہے کہ وہ اس پر چلنے والے ہیں۔

لہذا تہوار میں ان کے ساتھ شریک ہونے اور تمام مناہج میں ان کے ساتھ شریک ہونے میں کوئی فرق نہیں، اس لئے پورے تہوار میں موافقت اختیار کرنا کفر میں موافقت کرنا ہے، اور اس کی کچھ فروع میں موافقت کرنا کفر کے بعض شعبوں میں موافقت کرنا ہے، بلکہ تہوار شریعتوں کے مخصوص ترین امتیازات اور ان کے نمایاں ترین شعائر میں سے ہوتے

ہیں، لہذا ان میں موافقت کرنا شرائع کفر کی مخصوص ترین شعاروں میں موافقت کرنا ہے۔

قاضی خاں فرماتے ہیں: کوئی شخص نوروز کے دن کوئی ایسی چیز خریدے جسے وہ اس دن کے علاوہ کسی اور دن میں نہیں خریدتا تھا' تو اگر اس کا مقصد کافروں کی طرح اس دن کی تعظیم کرنا ہے تو کفر ہوگا، اور اگر یہ عمل اسراف وتنعم کے لئے کیا ہے تو کفر نہ ہوگا۔

اور اگر نوروز کے موقع پر کسی کو کچھ ہدیہ دے اور اس دن کی عظمت کا ارادہ نہ ہو تو کفر نہیں۔ اور چاہئے کہ اس دن کوئی ایسا عمل نہ کرے جو اس دن سے پہلے یا بعد میں نہ کرتا ہو، اور کافروں سے مشابہت اختیار کرنے سے احتراز کرے۔

مالکیہ میں سے ابن القاسم رحمہ اللہ نے مسلمانوں کے لئے یہ مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ عیسائی کے تہوار کے موقع پر بدلہ میں اسے ہدیہ پیش کریں، اور انہوں نے اس کو اس کے تہوار کی تعظیم اور اس کے کفر میں اس کی معاونت گردانا ہے۔

اور جس طرح تہواروں میں کفار کی مشابہت اختیار کرنا ناجائز ہے اسی طرح ان میں ان کی مشابہت اختیار کرنے والے مسلمان کی مدد نہیں کی جائے گی، بلکہ اسے اس سے روکا جائے گا۔

چنانچہ جو شخص ان کے تہواروں میں خلاف عادت دعوت کرے اس کی دعوت قبول نہیں کی جائے گی، اور مسلمانوں میں سے جو شخص ان تہواروں میں کوئی ایسا ہدیہ پیش کرے جو اس تہوار کے علاوہ بقیہ اوقات میں عادت کے برخلاف ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا، جیسے کرسمس ڈے کے موقع پر شمع وغیرہ ہدیہ کرنا۔

ہاں کفار اپنے تہواروں کے موقع پر بازاروں میں جو چیزیں بیچتے ہیں تو ان میں جانے میں کوئی حرج نہیں۔

## عبادات میں کفار سے مشابہت اختیار کرنا

عبادات میں کفار سے مشابہت اختیار کرنا فی الجملہ مکروہ ہے۔اس کی مثالیں یہ ہیں:

(۱)......آپ ﷺ نے کراہت کے اوقات میں نماز کی ممانعت فرمائی۔(دیکھئے!ص:۱۹)

(۲)......نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت۔(دیکھئے!ص:۱۹)

(۳)......صوم وصال۔(دیکھئے!ص:۲۰)

(۴)......صرف یوم عاشورہ کا روزہ رکھنا۔(دیکھئے!ص:۲۱)

## فساق سے مشابہت اختیار کرنا

قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اہل فسق اور بے حیا لوگوں کا کوئی مخصوص لباس ہو تو دوسروں کو اس کے پہننے سے روک دیا جائے گا، اس لئے کہ اس کو نہ پہچاننے والا اسے بھی انہیں لوگوں میں سمجھے گا، اور اس کے ساتھ بدگمانی کرے گا، تو بدگمانی کرنے والا بھی گنہگار ہوگا اور بدگمانی پر معاونت کی وجہ سے وہ شخص بھی جس سے بدگمانی کی جارہی ہے۔

## مردوں کا عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا نیز اس کے برعکس ہونا

جمہور فقہاء عورتوں کی مردوں سے اور مردوں کی عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور مشابہت لباس، حرکات وسکنات نیز اعضاء اور آواز میں تصنع اختیار کرنے سے ہوتی ہے۔

اس کی مثال مردوں کا عورتوں سے مخصوص لباس اور زیب وزینت میں مشابہت اختیار کرنا ہے، مثلا: اوڑھنی، ہار، گلوبند، کنگن، پازیب اور بالی جیسی چیزیں پہننا جن کا پہننا مردوں کے لئے درست نہیں ہے۔اسی طرح عورتوں کے مخصوص افعال میں ان کی مشابہت اختیار

کرنا، جیسے بدن میں لچک پیدا کرنا اور بات چیت اور چال میں زنانہ پن اختیار کرنا۔

اسی طرح عورتوں کا لباس، چال ڈھال، آواز بلند کرنے یا اسی طرح کی چیزوں میں مردوں سے مشابہت اختیار کرنا۔

اور لباس کی ہیئت ہر شہر کے عرف کے اختلاف سے کبھی کبھی بدل جاتی ہے، چنانچہ کبھی عورتوں کی ہیئت مردوں کی ہیئت سے الگ نہیں ہوتی ہے، البتہ پردہ اور حجاب سے وہ ممتاز ہوجاتی ہیں۔

اسنوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تشبہ کے حرام ہونے کے لئے دونوں صنفوں کے لباس اور ہیئت کے بارے میں اعتبار ہر علاقہ کے عرف کا ہوگا۔

بات چیت اور چال میں مشابہت اختیار کرنے کی مذمت اس شخص تک محدود ہے جو دانستہ ایسا کر رہا ہو، اور جس کی اصل خلقت میں ایسا ہوا سے بہ تکلف اس کے ترک کرنے اور بتدریج اس پر دوام اختیار کرنے کا حکم دیا جائے گا، اور اگر وہ ایسا نہ کرے اور اسی پر مصر رہے تو مذمت اس کو لاحق ہوجائے گی، خاص طور سے اس وقت جب اس کی طرف سے اس فعل پر رضامندی ظاہر کرنے والی کسی چیز کا اظہار ہو۔

اسی کے ساتھ دوسرے منکرات ہی کی طرح مشابہت پر طاقت سے اور اگر عاجز ہو تو انجام پر اطمینان کے ساتھ زبان سے، اور اس سے عاجز ہو تو دل سے نکیر کرنا واجب ہے۔

اسی طرح شوہر پر واجب ہے کہ اپنی بیوی کو لباس اور چال ڈھال وغیرہ میں مردوں سے مشابہت میں ڈالنے والی چیزوں سے روکے۔ (موسوعہ فقہیہ، از: ص ۳۴ تا ۱۴ ج ۱۲)